مکاتیبِ عرفانی

مؤلف

سلطان العارفین

حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ حضرت شاہ محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

محترم جناب محمد عبدالرزاق صاحب

مکان 6-5-70، محلّہ حبیب نگر، عقب اسٹار فنکشن ہال، محبوب نگر،
آندھراپردیش، انڈیا......موبائل 9848129050

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکاتیب عرفانی

مؤلف

سلطان العارفین

حضرت شاہ **صوفی غلام محمد صاحب** رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ حضرت شاہ محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

محترم جناب محمد عبدالرزاق صاحب

مکان 6-5-70، محلہ حبیب نگر، عقب اسٹار فنکشن ہال، محبوب نگر،

آندھراپردیش، انڈیا...... موبائل: 9848129050

تفصیلات

نام کتاب	......	مکاتیب عرفانی
مؤلف	......	عارف باللہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
صفحات	......	۵۲
تعداد	......	ایک ہزار
سنہ اشاعت	......	۱۴۲۳ھ م ۲۰۰۲ء
کتابت	......	رضی الدین سہیل
طباعت	......	عائش آفسیٹ پرنٹرس متصل مسجد رضیہ، روبرو فائر اسٹیشن، ملک پیٹ، حیدرآباد۔۳۶ فون نمبرات: 6522921، 9848020068
بہ اہتمام	......	محترم جناب محمد عبدالرزاق صاحب مکان 6-5-70، محلّہ حبیب نگر، عقب اسٹار فنکشن ہال، محبوب نگر، آندھراپردیش، انڈیا...... موبائل: 9848129050
قیمت	......	بیس روپے -/20

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

احقر اس تالیف کو واقف اسرارِ نور حضرت شاہ سید حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ناشر سرّ ظہور حضرت شاہ سید محمد حسین (ناظم عدالت سمستان، ونپرتی) رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء گرامی سے منسوب و معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

خادم سلسلۂ قادریہ چشتیہ کمالیہ

(حضرت شاہ صوفی) غلام محمدؒ

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۳
۲	مکتوب ﴿۱﴾......حضرت سید شاہ حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ	۶
۳	مکتوب ﴿۲﴾	۸
۴	مکتوب ﴿۳﴾	۱۰
۵	مکتوب ﴿۴﴾	۱۲
۶	مکتوب ﴿۵﴾	۱۳
۷	مکتوب ﴿۶﴾	۱۴
۸	مکتوب ﴿۷﴾	۱۵
۹	مکتوب ﴿۸﴾	۱۷
۱۰	مکتوب ﴿۹﴾	۱۸
۱۱	مکتوب ﴿۱۰﴾	۱۹
۱۲	مکتوب ﴿۱۱﴾	۲۰
۱۳	مکتوب ﴿۱۲﴾	۲۱
۱۴	مکتوب ﴿۱۳﴾	۲۲
۱۵	مکتوب ﴿۱۴﴾	۲۳
۱۶	مکتوب ﴿۱۵﴾	۲۵
۱۷	مکتوب ﴿۱۶﴾	۲۸
۱۸	مکتوب ﴿۱۷﴾	۳۰
۱۹	مکتوب ﴿۱﴾......حضرت سید شاہ محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ	۳۳
۲۰	مکتوب ﴿۲﴾	۳۶
۲۱	مکتوب ﴿۳﴾	۳۹
۲۲	مکتوب ﴿۴﴾	۴۱
۲۳	مکتوب ﴿۵﴾	۴۲
۲۴	مکتوب ﴿۶﴾	۴۵

پیش لفظ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم ○

محترم قارئین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد حمدِ خالقِ ارض و سما و بحرو بر اورنعتِ حضرت ختم الرسل خیرالبشر ﷺ

لیجئے طالبانِ حق اور مشتاقانِ علم ومعرفت کیلئے ایک زرین موقع ہاتھ آیا۔ خدا نے اپنے فضل سے مقربین کیلئے ترقیٔ مدارج کا سامان فرمایا۔ یہ کتاب علوم ومعارف پر مشتمل بہترین سرمایہ ہے۔

آج سے بائیس سال قبل اگر چہ اس ضمن کا کچھ ادھورا کام ہوا تھا۔ بعجلت ممکنہ ایک کتاب چھپی تھی مگر اس میں بہت سے نقائص تھے۔ کتابت وطباعت کی بھی بہت سی غلطیاں تھیں اور مضامین کی ترتیب بھی صحیح ڈھنگ سے نہ ہو پائی تھی۔ اب اس میں یہ چند خوبیاں آگئی ہیں کہ حضرت والد ماجدؒ کے خطوط مکتوبات غلام کے نام سے بہترین کتابت وطباعت کے ساتھ چھپ کر خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں اور قبول عام وخاص ہوئے۔ اب اس کتاب میں حضرت سید حسن قادریؒ اور حضرت محمد حسین صاحبؒ ناظم عدالت ونپرتی' کے بے پناہ علوم ومعارف کے سمندر بصورت خطوط موجزن ہیں۔ جہاں ابہام تھا کسی لفظ سے وضاحت ضروری تھی تو اس کو واضح کیا گیا ہے اور جہاں ابہام تھا یا اشتباہ اس کو دور کر دیا گیا ہے۔

شروع میں اس کتاب کی تمہید جناب عبدالقیوم صاحب جاویدؔ نے لکھی تھی مگر اس میں حضرتؒ اور سلسلہ کا تعارف اور بہ ضمن کتاب کچھ باتیں زیب قرطاس تھیں اور اس پر ۲۰' ۲۲ برس بیت چکے ہیں اور اس کے علاوہ مکتوبات غلام کے بہت سے خطوط اس میں

شریک تھے۔ اب حضرتؒ کے مکتوبات کو علیحدہ مکتوبات غلام کے نام سے بہترین کتابت وطباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے اور وہ کتاب عوام وخواص سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے اور جہاں تک اس مقدمہ اور تمہیدی مضمون کا تعلق ہے اس کو حضرتؒ اور سلسلہ کے تعارف کے ضمن میں علیحدہ کسی موقع پر خصوصیت سے استعمال کیا جائے گا۔

یہاں صرف دو مشائخ حضرت سید حسن قادری اور حضرت محمد حسین قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہما کے خطوط عرفانی تحریر کئے جارہے ہیں۔

دین ونعمت پر مشتمل یہ عرفانی سرمایہ پیش خدمت ہے کتاب وسنت کے تحت کی جانے والی یہ خدمت خدا کرے کہ افراط وتفریط سے پاک ہو۔

اللہ سے دعا ہے کہ آنے والی نسلیں ان علوم سے صحیح استفادہ کرسکیں۔

والسلام

خادم الاولیاء

شاہ محمد کمال الرحمٰن

خطیب مسجد عالمگیری

شانتی نگر، حیدرآباد، آندھراپردیش، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتُوبَات

عارف باللہ

حضرت سید شاہ حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

سلطان العارفین

حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

خلیفہ ومجاز حضرت محمد حسین صاحبؒ ناظم عدالت ونپرتی

مکتوب ﴿۱﴾

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ ؀

روبرو مدرسہ فوقانیہ

۱۰/جنوری ۱۹۵۱ء

چنچل گوڑہ، حیدرآباد

عزیز و محترم زاد فیوضہ'!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مرسلہ خط ملا مجھے تو عرصہ سے خیال تھا کہ مجھ سے مل کر واپس ہونے کے بعد سے تا حال کوئی خبر نہیں کیا ماجرا ہے۔ الحمدللہ اب آپ کی توجہ ہوئی البتہ سب لوگوں سے ضرور معلوم کرتا رہا کیوں کہ دل لگا رہا۔ خیر اللہ پاک آپ کی سعی مشکور کرے اور تبلیغ میں برکت دیں آپ اس عالم میں تشریف لانے کی غرض وغایت یہی سمجھئے دعا و کوشش میں لگے رہیے اور خادم سے بھی کچھ متوجہ رہیے اس طرح غائب نہ رہیے جیسا کہ ہوا۔ بیعت میں ہمیشہ استخارہ مسنونہ کرلیا کیجئے تاکہ ایسے واقعات پیش نہ آئیں۔ آپ کی اس شخص کیلئے دعا اور بالمشافہ تفہیمات رہیں اور بس۔

آپ کے والد کے انتقال کی خبر اسی زمانہ میں ملی تھی حق تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مغفرت فرمائیں۔ تبادلہ کی خبر مجھے فوراً ملی تھی یہاں میں ہر طرح متوجہ رہا خبریں رکھا مریال گوڑہ میں جو کچھ ہوا اللہ تعالیٰ نے اچھا کام لیا۔ اب یلاریڈی گوڑہ میں کام کیجئے۔ اور تدریجی طور پر کام کرتے رہئے۔ انشاء اللہ نارکٹ پلی تک جانے کی نوبت نہیں آئے گی۔ آپ اپنی نسبت میں کوشش کرتے رہئے۔

کسی شیخ کے بعض مریدین کا قصہ پڑھ کر بڑا افسوس ہوا۔ مولانا غوثی شاہ صاحب

نے صحیح تعلیم دی ہوگی مگر طلباء نے اس کو اپنی استعداد سے مسئلہ کو کیا سمجھا۔ غوث خان صاحب سے پوچھئے کہ آپ اللہ ہیں کیا کہا، مگر آپ سے ہم اس قدر درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے مکان کے بازو کے مکان کو اپنا سمجھ کر قبضہ تو کیجئے پھر دیکھیں واقعہ کیا ہوتا ہے۔ شریعت کے مطابق نفسیات ہے غوث خاں صاحب کو سلام کے بعد مجھ سے ملنے فرمایئے کسی علم اعلیٰ یا مقام اعلیٰ کا منشاء دعوت الوہیت نہیں ہے بلکہ عبودیت ہے کوئی انسان حضور ﷺ سے آگے نہیں جا سکتا سب امتی غلام ہیں۔ آپ انہیں چھوڑیئے اور اپنا کام کیجئے اور خادم سے ملتے رہیں یا مراسلت سے باخبر رکھیں۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۲﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم ○

روبرو مدرسہ فوقانیہ

۷/ جمادی الاول ۷۰ء

چنچل گوڑہ، حیدرآباد

عزیز ومحترم زاد فیوضک !

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

صدیقی زندگی اس مقام کا منتہاء ہے صالحین اور شہداء دو نیچے کی جماعتیں ہیں۔ اس سے اونچی صدیقی زندگی ہے اکتساباً صدیقی زندگی حاصل کی جاسکتی ہے۔ استعداد میں ترقی مقصود ہے مگر گزشتہ حال سے مقابلہ کرتے رہئے کہ قلب میں صلاحیت کس قدر بڑھتی جارہی ہے یکدم تکمیل ہونے میں جذب کا امکان ہوتا ہے اسلئے عین فضل میں تدریجی پرورش ہوتی رہے۔ ذکر، علم دو ہی سلوک ہیں۔ ذکر میں حرکت الفاظ زبان پر جاری رہتے ہیں اور وقت مشروط رہتا ہے علم میں دل متوجہ رہتا ہے محل وزبان کی ضرورت نہیں جو چاہے کیجئے مگر ذکر غفلت سے نہ ہو اس کا خیال رکھئے۔ معمولات الحمدللہ صحیح ہیں مگر درود شریف بڑھایئے اور درود ماثورہ جو وحی سے حضور ﷺ نے بتائے اس میں فضیلت ہے نوافل اور پھر رات میں ۲ یا ۳ سے ۴ تک سبحان اللہ کیا کہنا وہ وقت میں خود تجرید رہتی ہے جس قدر ہو کیجئے۔ تبلیغی خدمات جزاء احسن رکھتے ہیں ذاتی عبادت سے کہیں افضل جس قدر ہو سکے کیجئے جو نبوت اور اس کے فیضان سے جدا ہو کر نفسی علوم پر جاتے ہیں جانے دیجئے۔ توسط نبوت کسی آن منقطع نہ ہونا چاہئے۔ اتباع رسالت کے سوا کچھ نہیں استعمال علم حق، استعمال حق دو ہی چیزیں ہیں ایک دین، ایک نعمت، استعمال علم حق سے دین یعنی ''میرا'' درست ہو جاتا ہے۔ استعمال ذات حق سے نعمت یعنی ''میں''

درست ہوجاتا ہے۔ میرے تئیں ''میں'' درست ہوا تو عبدیت درست' ذات کی باطنیت ' ظاہریت جس کو یافت وشہود کہتے ہیں متحقق ہوجاتی ہے' کبھی' لی مع اللہ' حکمت روح کے ساتھ حکمت جسم دونوں ہوں تو کیا کہنا۔ مگر نیت صحیح ہو یعنی بدل کا تصور نہ ہو ان کے حکم کے تحت ان کے بندوں کی خدمت اخلاصی ہو۔

مجھے یونانی سے ہومیوپیتھک بہتر معلوم ہوتی ہے یونانی بالضد علاج اور ہومیوپیتھک بالمثل۔ دونوں میں فرق ہے۔ کوئی فن جس میں آپ کو سہولت ہو کیجئے اس میں جسم و روح جمع ہوتے ہیں جیسے کہ جمع ہیں۔ خطوط کی حفاظت کیجئے بلکہ مثل بنا لیجئے تا کہ چیزیں جمع رہیں۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۳﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم○

روبرو مدرسہ فوقانیہ

چنچل گوڑہ، حیدرآباد

عزیز و محترم زاد عرفانہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مرسلہ نیاز نامہ ملا۔ الحمدللہ آپ کے حالات قلبی اور توحیدی علامات بہتر ہیں۔

﴿۱﴾...... "صلی اللہ علی النبی الامی" آئینہ میں صورت دِکھتی ہے، لہٰذا وجود کو آئینہ کہا جاتا ہے عام طور پر آئینہ میں صورت دِکھتی ہے مگر لوگ آئینہ کو نہیں دیکھتے صورت کو دیکھتے ہیں اس طرح لوگ وجود نہیں دیکھتے بلکہ صرف صورت کو دیکھتے ہیں حالانکہ آئینہ کے بغیر صورت نہیں دِکھتی۔ سبحان اللہ کے بغیر الحمدللہ نہیں۔ لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہی بصیرت محمدیہ ﷺ ہے۔

﴿۲﴾...... نظر دیکھتی ہے صورت، محدود مقید و مجسم کو تو وجود بھی اتنا ہی ہوتا ہے اس کے وجود مقید بصورت کو دیکھتے ہیں فوراً وجود باطن کو دیکھیں ورنہ وجود مقید ہی رہے گا شہود کے بعد یافت یا باطن میں وہی وجود کو مطلق ہونا دل میں جلوہ ہے اسی لئے شہود و یافت کہا گیا ہے۔

﴿۳﴾...... یاد و غفلت لوازمات مجاہدہ یا استعمال علم حق ہے اس سے نظر میں وسعت ہوگی۔

﴿۴﴾...... شرح صدر کیلئے نصوص قرآنیہ سے متعلق رہنے کی کوشش کیجئے جو عین ادب شریعت ہے۔ حضور ﷺ سراپا علم حق کی تجلی ہیں وہیں سے علم کا فیضان ہے یہ نسبت

جس قدر قوی ہوگی انفتاح ہوتا رہے گا۔ محبت بڑھایئے لَآ اِلٰــــہَ اِلَّا اللہ ظاہر بصورت محمد رسول اللہ ہے تو ہر صورت اور اس کے مقتضیات تجلی الوہیت ہی سے ظاہر ہوں گے۔

﴿۵﴾...... برکات درود شریف نا قابل بیان ہیں لہٰذا اضافہ بہتر ہے۔ ایک درود لفظی ہے اور ایک درود علمی ہے حضور ﷺ کو حضور ﷺ کے مقام اصلی پر علماً دیکھنا درود علمی کہلاتا ہے۔

﴿۶﴾...... یہ صحیح ہے کہ سب کا مقصود حضور مع اللہ ہے مگر وظائف کو بزرگوں نے حضور ﷺ پر نظر ہونے تک روکا جب نظر جم گئی تو پڑھنے کی اجازت اسلئے دی کہ محل عبدیت سے ذکر حق ہوتا رہے تا کہ اسماء کے تجلیات کا فیض و برکت حاصل ہو۔

کسب سے قطع نظر، صرف عطایا حلق پر نظر یہ نظر ولایت ہے کسب وخلق دونوں پر نظر، نظرِ نبوت ہے اور جامع نظر کہلاتی ہے۔ بہر حال صورت بھی رہے اور بے صورتی بھی ورنہ تجلی گاہ کیا۔

دو جملے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ مُـحَـمَّـدُ رَّسُوْلُ اللہ ان ہی علوم کے حامل ہیں۔ یہ علوم تین جماعتوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ صالحین، شہداء، صدیقین، ان کا فرق ہر محل پر صورت یعنی محلِ تجلی گاہ اور بے صورتی دونوں کا جامع ہے۔ تقسیم عمل کلمہ کے دونوں جملے کرتے ہیں جس کی شرح کتاب وسنت ہے۔ امید کہ آپ بخیر ہونگے۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۴﴾

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلّی عَلیٰ رَسُولِہِ الۡکَرِیم○

روبرومدرسہ فوقانیہ، چنچل گوڑہ، حیدرآباد

مخدوم ومحترم زادعرفانہٗ وفیوضہٗ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مرسلہ کرم نامہ ملا الحمدللہ علیٰ احسانہ۔ حق تعالیٰ یزیدہم من فضلہ کی تجلی فرمائیں۔

﴿۱﴾......بغیر کائنات کے وجود پنہاں ہے کائنات پنہاں یا وجود پنہاں۔ قبل تخلیق کائنات علم میں پوشیدہ بعد تخلیق نور میں نمایاں۔ نور خود ظاہر ہوتا ہے تو دوسرے ظاہر ہوتے ہیں کائنات ارضی وسماوی کے حقائق معلومات الٰہی ہیں یہ معلومات ہی مخاطب کن ہیں لفظ کن کیا زبان سے کہا جاتا ہے جس کو سن کر ایسا موجود ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ مفہوم یہ ہے کہ نور یا وجود کا معلوم سے متعلق ہونا جو علت ظہور ہے یہی تخلیق ہے اور یہی کن ہے جس طرح آپ اپنے معلومات کو مرتبۂ ذہن میں موجود فرمائیں یہی مشابہت کن ہے جو انسان میں ہے۔ بہرحال موجود تو قبل تخلیق بھی تھا بعد بھی ہے اور رہے گا البتہ معلومات کے مراتب ومقامات ہیں۔

مخلصین منڈری کا مطالبہ صحیح ہے ضرور جانا چاہئے اس سے پہلے بھی تقاضا ہوا ہے مگر ان حضرات نے مطالبہ کو مطلق نہیں رکھا بلکہ مقید کردیا۔ شادی، اجتماع اور گھر میں بچی کو اکیس دن کے بخار کے بعد اب نارمل ہوا ہے اور کچھ دوسرے علاج ہیں۔ موسم گرم ہی ہے۔ یہ حالات قطعی رائے کے اظہار میں شامل ہیں آپ تو بلدہ سے ہو کر جائینگے انشاءاللہ دیکھا جائے گا۔ ڈاکٹر ولی الدین صاحب اس تعطیل میں کچھ مصروفیات رکھے ہیں۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۵﴾

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلیٰ رَسُولِهِ الۡکَرِیم ○

روبرو مدرسہ فوقانیہ
چنچل گوڑہ، حیدرآباد

حضرت محترم زاد عرفانہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ تشریف نہ لائے عبدالوحید صاحب نے فرمایا مگر ملاقات واپسی ہوئی آپ بغیر دریافت چلے گئے۔ ایسا تکلف کیوں فرمایا جس سے مجھے بار ہو۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ متوجہ ہوئے اور بیعت بھی کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تربیت میں برکت دیں اور سعی مشکور فرمائے۔ بغیر تعلیم و تربیت بیعت کا تصور عام ہے۔ مگر آپ علم رکھتے ہیں۔ ''بیعت لینا'' یہ لفظ زبان پر جیسے ہی کسی کے آتا ہے تو اسکے معنی صاف یہ ہیں کہ وہ داخل اسلام ہونا چاہتا ہے لہٰذا تعرض نہ کرنا، لے لینا اور بعد میں علم پیش کرنا یا بلا بیعت کے محبت میں رکھنا علم دیدینا دعا کرنا یہ بھی ایک مرتبہ کا تقویٰ اور اخلاق ہے۔

جواب ﴿۲﴾ الحمد للہ نیت صحیح کے بعد وہ بزرگ ملنا اور رسالت محمدیہ ﷺ کو پیش کرنیکی صورت باعث تشکر ہے۔ مگر ذکر، علم یہ دونوں راستہ ہیں۔ اگر کوئی ذکر سے ذات تک پہنچا ہے اور اس کو علم پیش کیا جائے تو حیرت ہی ہوگی اور جہل ہی ہوگا کیوں کہ وہ علم سے نہیں پہنچا بلکہ ذکر سے۔ ذکر میں علم کو دخل نہیں لہٰذا کسی سے اگر ملاقات ہو تو یہ نہ طے کر لینا چاہئے کہ یہ بالکل ناواقف ہے بلکہ ممکن ہے کہ دوسرے طریقے سے واقف ہو اگر بذریعہ کشف قلبی نسبت کھل جائے تو اور بات ہے مگر اس وقت بھی دعا اولیٰ ہے تا کہ یہ ابتلاء نہ بنے اور نظر سے نہ گرے۔ اللہ پاک فضل سے رکھیں اور واقعہ نفس الامری طاری رہے۔ آمین۔

خادم...... سید حسن

مکتوب ﴿٦﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم○

واقع ۱۰/ستمبر ۱۵؁ء روز دوشنبہ

روبرو مدرسہ فوقانیہ، چنچل گوڑہ، حیدرآباد

مخدوم محترم! زاد عرفانہ وفیوضہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۲۳ جولائی کا کرم نامہ ابھی ملا۔ اس کے علیحدہ علیحدہ فقروں کے نمبر دے کر جواب تفصیلی دیا گیا مگر حیرت یہ کہ خط آپ کو نہیں ملا وہ خط میرے سامنے نہیں ہے ورنہ پھر اس کی تفصیل پیش کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ برکت دیں۔ رسالت کا پیش کرنا بھی تحت رسالت ہونا بنیادی شئ ہے ورنہ خیر و برکت یہیں سے بند ہوجاتا ہے سنت بدعت یہ دو الگ چیزیں ہیں سنت میں نور اور بدعت میں ظلمت۔

مبلّغ اس کو کہتے ہیں جس میں یہ وصف ہو یہ وصف مجاہدے سے ملتا ہے اور ہمیں بھی پہنچا اس کو وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی کا مقام فیض کہا جاتا ہے۔ سنت رسول کے مقابل علم نفس بدعت ہے اسمیں ظلمت ہے نور کہاں اللہ بچائے۔

جی خوش ہوا۔ اللہ پاک ان میں برکت واعتصام دیں آمین۔ ہندو، عیسائی، یہود غرض کہ دنیا میں جس قدر اقوام اور ان کے فرقے ہیں انسانی مقرر کردہ ہیں ورنہ صرف انسان اور ان کی انسانیت ایک ہی شئ ہے اسکے بننے اور بگڑنے کا سوال یہی رسالت ہے اور بس علیم کے دو علم ہیں جلال، جمال، جب قلب انسانی مقام ذات پر متوجہ رہتا ہے۔

جب جلالی نسبتیں دل پر نمایاں ہوں تو استغفار اور جمالی نسبتیں ہوں تو شکر الٰہی ہونا چاہئے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک فضلی پرورش میں رکھیں۔ سب کو سلام۔ خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۷﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ۝

روبرو مدرسہ فوقانیہ

چنچل گوڑہ، حیدرآباد

حضرت محترم دامت فیوضہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مرسلہ گرامی نامہ ملا۔ میرے جی میں بھی تقاضا تھا یہ بالکل فضل ہے کہ آپ کیلئے دعا جاری ہے۔ گڑھی مسجد کا واقعہ پڑھا جس سے متاثر رہا۔ یہ صرف غلبہ الوہیت اور ذوق ایمانی جذبۂ نسبت ہے یہ چیزیں دوامی نہیں ورنہ ایک سانس عالم شہادت میں نہ رہ سکے جس میں ان کے تجلیات کی برداشت نہیں۔ یہ نسبت اندرون جسم میں بجلی کی طرح کوندتی ہے اور روح مقید مطلق ہونا چاہتی ہے مگر رب العزت اس کو روکتے ہیں ورنہ عمل صالح اور درجات جنت نہ ہوسکیں۔ وقت واپسی چھوڑ دیئے جاتے ہیں لہٰذا روح متلذذ ہوکر شوق لقاء ذات میں نکل جاتی ہے۔

اس عالم کے اقتضاء میں وارفتگی نہیں بلکہ کمال ادب وعبدیت اتباع شریعت' باخدا دیوانہ باش وبا محمد ﷺ ہوشیار۔ ہوشیاری عبدیت مترادف ہے۔

یہ مقاماتِ قلب ہیں جن سے بشرط مجاہدہ گزرنا لابدی ہے۔ اثباتی زمانہ میں امکان کرامت بھی ہے۔ بہرحال خادم کی دعا بنیادی نسبتوں کے ساتھ ہے۔ اللہ پاک فضل میں پرورش فرمائیں۔ عبدیت کے مجاہدے میں غیر معمولی فائدہ جو اسکا متبع شریعت ہوتا ہے یہی اصل ہے غلبہ الوہیت اور نفس جذبات اور ہیں۔ جوگی جذبات نفسی میں گھرا رہتا ہے۔ ایسے لوگ بے دین ہیں انکو چھوڑیئے۔ انکو راستے پر لانا ہماری ذمہ داریوں

میں سے نہیں ہے۔ ذیلی انتظامات کرونگا مگر اپنی حد تک۔ اس میں اسکا بھی امکان ہے کہ غلط نتائج نکالے جائیں۔ نفسی حکومت اپنی نسبت ترک نہیں کرسکتی۔

کل مجھے آپ کا خط ملنے سے کچھ عرصہ معلوم ہوا کہ جونلگنڈہ کے باشندے حضرت قبلہ قدس سرّہٗ کے مرید ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ انھوں نے سنا ہے کہ تعلیمات نے آپ کو تقریر سے منع فرمایا ہے۔ ضلع کے وسط میں بورڈ پر ''صدر مدرس کی تقریر'' لکھا جاتا ہے غالباً یہی شئے کی وجہ سے شائد ایسا ہوا ہو۔ بہر حال اللہ معاف فرمائے۔

خاموش کام تبلیغ ہے۔ بڑی احتیاط رکھئے۔ اللہ فضل فرمائیں۔ ان دونوں کو یہ دعا بتائیے۔ أَللّٰهُمَّ أَعُوذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِهِمْ اے پاک مولا! میں ان شریروں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور یہ بھی کہیں کہ وہ بے نیاز مولیٰ ہیں۔ آپ نے اپنا صحیح علم ہمیں دیا۔ ہر ابتلا سے بچائیے۔

اضلال ہدایت سے ٹکر لیتا ہے دونوں مساوی چلتے ہیں۔ عبدیت و اتباع کافی ملحوظ رہیں۔ یافت سے زیادہ توجہ شہود پر رہے یافت میں جذبات میں غلبہ' شہود میں توازن' شریعت میں توازن' یافت میں وارفتگی زیادہ اشتیاق دید۔

ربیع الاوّل میں اگر موقع ہو تو عالم پور کا سفر ہے۔ واپسی میں موقع ہو تو ونپرتی ' منڈری شاید جانا ہو یا نہ ہو ضرورت تو نہیں ہے انشاء اللہ دیکھا جائے گا۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۸﴾

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡم ○

روبرو مدرسہ فوقانیہ
چنچل گوڑہ، حیدر آباد

حضرت محترم زاد عرفانہ !

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خط ملا۔ الحمد للہ فضل ہے جو حق تعالیٰ کام لے رہے ہیں۔ یہ قطعاً معلوم نہیں کہ کس سے کیا کام لیں گے۔ ان لوگوں کے احوال میں شدت کی طرف رجوع نہ فرمائیے بچہ دودھ ہضم کرتے کرتے غذا پر آتا ہے جس قدر غذا معدہ ہضم کر سکے دیتے جانا ربوبیت ہے۔

﴿۱﴾......ایک جذبہ ہے جو اپنا ذاتی ہے ویسا ہی جذبہ دوسرے قلوب میں ناممکن ہے کتنے دنوں میں ایسے مطالبات وجذبات تربیت انسانی آپ میں پیدا ہوئے۔ کم از کم اس قدر وقفہ تو لوگوں کو دینا چاہئے مگر ساتھ ساتھ ان میں تشویق پیدا کرنا بعد تلقین کرنا۔

﴿۲﴾......تبادلہ کے بارے میں لوگوں کی توجہات یہ عالم شہادت کے علامات ہیں۔ اس کو قدر کے حوالے فرمائیں جیسا علم ویسا ظہور۔ اس پر ہمیں مکلّف نہیں کیا گیا۔ کس وقت، کس سے، کہاں کام لیا جائے گا معلوم نہیں۔ دلی توجہ مندرڑی پر اسلئے ہے کہ وہ باغ آپ کا لگایا ہوا ہے۔ باغبان کو اپنے ثمر سے نسبت ہوتی ہے تو صرف قلبی توجہ، دعا کافی ہے۔ وہ لوگ بے حد خوش قسمت ہیں کہ آپ کا دل ان کی طرف متوجہ ہے، انہیں معلوم نہیں، جزاک اللہ۔ حدودِ وحی میں محدود رہنا عملاً وعلماً معنی ہیں پناہ الٰہی میں آنے کے بفضلہٖ سب حق فرمائیں گے۔ زیادہ اشتیاق دید۔

خادم
سید حسن

مکتوب ﴿۹﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم٥

حضرت مخدومی زاد عرفانہٗ و فیوضہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

تاجر صاحب کی دو خوراک مرسل ہیں۔ اس دوا کے استعمال کا وقت سوتے وقت ہے۔ رات کے کھانے کے دو گھنٹے بعد ۴ گولیاں گھول کر نگل کر ایک گھونٹ سادہ پانی پئیں اس کے بعد ۴۔۶ روز انتظار کریں موجودہ حالات کا مقابلہ دوا کے بعد کی حالت سے کریں اور فرق نوٹ کر کے پھر ۴ گولیاں سوتے وقت کھائیں۔

نفس کا اس عالم پر تصرف کرنا بتوسط امر الٰہی ہے۔ پہلی منزل میں عابد، دوسری منزل میں عبد، پورا عالم، عالم ھوائے انسانی کا دستر خوان ہے۔ حیوانیت کا تصرف بے دینی انسانیت کا تصرف دین۔ قرب ہر شخص کیلئے نہیں اس کیلئے قلوب پیدا ہوتے ہیں یہ کم ہیں دین میں سب مکلّف ہیں۔

انسان نفس، دل، روح، تن کا مجموعہ ہے۔ جسم، دل، روح، بغیر نفس کے نامکمل ہیں اب ان کا کچھ بھی نام رکھئے۔ شرح صدر نام ہے علم حق واقعی کا کھلنا جس میں نفس کا علم نہ ملے۔ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۱۰﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○

حضرت مخدومی زاد عرفانہٗ وفیوضہ !

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

انسان کی پوری زندگی طالب علم ۔ ذات مبارک غیر محدود ۔ ان سے جو دل متعلق ہو وہ کب فارغ ہو سکے گا ۔ یافت سلب شعور کا نام' اور شہود شعور و ہوش ۔ الحمد للہ آپ کے سب احوال بہتر ہیں ۔ انشاء اللہ سب احوال بہتر ہوں گے ۔ آپ کی مصروفیات دینی میں خیر و برکت ہو ۔ آمین ۔

مجھے بخار ۴ ۔ ۶ دن سے ہے ۔ دل متوجہ نہیں ہے ۔ انشاء اللہ پھر کسی وقت کچھ لکھوں گا ۔ صرف عجلت میں کہ آپ کو جواب کا انتظار ہے جلد جواب دیا ورنہ مزید رکھ کر درستی مزاج کے بعد جواب دیتا ۔ یافت و شہود جب جمع ہو جاتے ہیں تو تکمیل عبدیت ہوتی ہے ۔ اس تک پہنچنے کا یہی راستہ ہے ۔ باقی عند التلاقی ۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۱۱﴾

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلّی عَلیٰ رَسُولِهِ الۡکَرِیم○

۲۳/۸/۵۲ء

عزیز و محترم! زاد عرفانہ، وفیوضہ،

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مرسلہ گرامی نامہ ملا۔ الحمد للہ لی مع اللہ۔ غلبۂ الوہیت کا دوسرا نام ہے اور یہ آنی شیٔ ہے۔ عبدیت دوامی۔ اسی کو عروج کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل واحسان میں رکھیں۔ تحت علم نبوت پرورش رہے۔

مجھے اسی زمانہ میں تبادلہ کا حال معلوم ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ جہاں رکھیں اپنی فضلی نسبتوں میں رکھیں۔ بفضلہٖ حضرات منڈری علم میں متوجہ ہیں۔ میرا اسلام پہنچا دیجئے۔ موجودہ مستقر میں کام حکمت سے کیجئے۔ درود واستغفار جاری رہے۔ زمانہ میں جلالی تجلیات بہت ہیں۔ بعض اوقات حق مغلوب ہوتا معلوم ہوتا ہے مگر ایسا نہیں ہوتا کام احتیاط سے رہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے۔ مستقر کے گزشتہ احوال نا قابل توجہ ہیں۔ اسکی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے۔ آپ تحت علم نبوت ان پر تصرف فرمایئے۔ تدریجی رفتار اچھی ہوتی ہے۔ جلدی نہ فرمایئے۔ مضر ہوگی آہستہ آہستہ دل متوجہ ہوں گے۔ تفویض وتوکل سے کام لیجئے برکت ہوگی۔ اب آپ مکان سے بھی قریب ہوں گے شکر ہے۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۱۲﴾

نَحْمَدُهٗ ونُصَلّی عَلیٰ رَسُولِهِ الْکَرِیم ○

حضرت مخدوم زادعرفانہ'!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

برکات نبوت بلا فصل زمان ومکاں نازل ہوتے رہیں مگر محل کا تعین ضروری ہے قلب محمدی ﷺ محل نزول ہے اس کے برکات قیامت تک رہیں گی۔

جولوگ آئے اگر وہ کھل کر سمجھے ہیں تو اچھا ہے' اگر بے جواب ہو کر رہ گئے ہیں تو انہیں کچھ نہیں ملا۔ جواب منسوب بوحی اور وجدان ہو تو احسن ہے بیچ میں کوئی نہ رہے سوائے علمِ الٰہی کے۔

الحمدللہ اللہ پاک آپ سے کام لیں مگر اپنے منشاء کے تحت۔ آمین۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۱۳﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم○

حضرت محترم زاد عرفانہ'!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

حضرات مندڑی پر جو احسانات الٰہی ہیں وہ قابل مبارکباد ہیں۔ پرسوں بھی کافی انوار نبوت برسے۔ الحمد للہ ابتدائی توجہات تو آپ ہی کے ہیں۔ اس میں مزید برکتیں ہو رہی ہیں۔ خادم بھی کچھ متوجہ ہے۔ مندڑی سے آنے کے بعد پندرہ دن اچھا رہا۔ اس کے بعد نزلوی بخار رہا۔ علاج گھر کا اور کچھ مشورہ پر ہے۔ ایک ڈاکٹر سے بھی سن کر کل آئے تھے۔ آج اکسرا ہوا۔ اس پر نیا علاج کیا ہونا ہے معلوم نہیں ۱۸ دن سے گھر پر ہوں سب کاروبار بند ہیں اتوار کی مجلس بھی موقوف ہے لوگ پریشان ہیں۔ جلد صحت اور جلد مجلس رہے۔ آمین۔

أَنَا کے مراتب امانت' ولایت خلافت ہیں۔ اس کا محل تصرف علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے یہ سب انفسی چیزیں ہیں۔

انشاء اللہ پھر کسی وقت تفصیلات ہوں گی۔ مسجد کا کام الحمد للہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیں۔ مزید کہنے میں زحمت ہے۔ معاف فرمائیں۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۱۴﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلّی عَلیٰ رَسُولِهِ الْکَرِیم○

روبرو مدرسہ چنچل گوڑہ، حیدرآباد

۴/۷/۵۴ءیکشنبہ

مکرم ومحترم زاداللہ علمک

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خواب واقعہ ہے کہ کاملین واصلین حیات طیبہ سے مشرف ہوتے ہیں اور زندہ ہیں۔افعال حیات جاری ہیں۔کھانا پینا' سیر وتفریح وغیرہ سے مشرف ہیں۔اس اعتبار سے آپ کا خیال واپسی کا نہیں تھا ونیز ذات میں معتکف بھی ہیں اسلئے اس کا تمثل مسجد دکھایا گیا۔آپ کی نسبت بھی قائم ہے بہرحال مبشرات ہیں۔خادم کو دیکھا اور منزل قرب کے علم کو لکھ لینے کی طرف توجہ دینا اور جناب کا قبول فرمانا مزید ترقی علم کی طرف اشارہ ہے۔یہ بالکل صحیح ہے کہ حضرت قبلہؒ فِدَاهُ أَبِیُ وَأُمِّیُ کے فیضانِ صحبت میں ہر ایک علم آپ پر واضح ہو چکا ہے۔

آپ کی فرصت وتوجہ پر منحصر ہے جس وقت توجہ ہو تربیتی علم حاصل فرمایا جاسکتا ہے۔اور خادم ہروقت حاضر ہے۔آپ مطمئن رہیں کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔اذکار اور اوراد جو جاری ہیں ان کو جاری رکھئے۔قبض وبسط سے ہروقت سالک کو سابقہ رہتا ہے۔اور بعض حالات میں امتحانی صورت بھی رہتی ہے۔قبض وبسط احوال ہیں۔ابتلا اسلئے کہ قلب مومن کہیں احوال میں پھنس نہ جائے۔تعقل ووجدان یعنی واقعہ نفس الامری دونوں جدا ہیں۔تعقّل میں علمی حیثیت رہتی ہے اور وجدان وتحقیق میں عمل، علم وعمل دونوں کا مرتبہ عنداللہ ہوتا ہے مگر عمل کو فضیلت ہے۔مجاہدہ سے عملی حیثیت درست اور صحیح ہو جاتی

ہے۔ روحی فداہ واصل حق جل مجدہ کی خادم پر فضلی تجلی تھی ورنہ خادم میں کیا ہے۔ صرف ستّاریت کے پردہ میں عیوب مستتر ہیں۔

آپ کے جسمانی توازن کا مسئلہ بھی لائق توجہ ہے۔ جس طرح جسم میں امراض ہیں اسی طرح روح میں بھی امراض ہیں۔ دونوں کا علاج ضروری ہے اسکے علاج کیلئے مبینہ کیفیات ناکافی ہیں۔ آپ جب تشریف لائیں ہسٹری لے کر علاج کیا جاسکتا ہے۔ دین وقرب دونوں میں حضرت حق کا علم خالص ہے۔ اسی علم پر اعمال کا صدور دین حق ہے اور عمل صالح بھی یہی ہے۔

قرب یہ ہے کہ انسانی اعمال وافعال علمِ حق کے مطابق اپنی ذات وحول وقوت پر نہ ہوں۔ بلکہ حق تعالیٰ کی ذات وحول وقوت سے ظہور پائیں۔ اس پر محویت بھی کبھی کبھی رہے۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۱۵﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم ○

۱۳/۷/۵۲ء

حضرت محترم زاداللہ فیوضک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حکمتِ تکوینی کے تحت صدیقوں سے دور ویرانوں میں ڈال دیا جانا'' بہ امید آنکہ روزے کہ شکار خواہی آمد'' کی علّت جزاء آپ نے بچشم خود ملاحظہ فرمالیا جو آپ کے تفصیلی خط کے ہر ہر لفظ سے ظاہر ہو رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ جَزَاءُ تبلیغی اِنَّ لَکَ لَاَجْراً غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ○ تبلیغ خدمات محمدی ﷺ سے ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔ سنئے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ۔ جب حق سبحانہ تعالیٰ احسن قول فرماتے ہیں اور وہ آپ انجام دے رہے ہیں اور اسی کے مصداق ہیں تو اس سے بڑھ کر کیا عمل ہے۔ اللہ پاک مبارک فرمائے ۔ اس کی تبریک میں کیا شک ہے۔ حق تعالیٰ آپ کے شرح صدر میں برکت عطا فرمائیں۔ اصل اخلاص ہے۔ اخلاص کے بعد سب کچھ حق تعالیٰ فرمادیں گے۔ آپ فکر نہ فرمایئے۔ آپ از راہ قدر افزائی خادم کی طرف متوجہ ہیں۔ اور خادم ہر طرح حاضر ہے۔ خادم کی حاضری ہی ضروری خیال فرمائی جاتی ہے تو تعمیل کی جاسکتی ہے وہ حضرات اگر مناسب خیال فرمائیں اور ان کی استعدادیں شہداء اور صدیقین کی پائی جارہی ہیں اس کے آنے میں زحمت جسمانی و مالی دی جاسکتی ہے۔ بہر حال آپ کی صوابدید پر منحصر ہے۔ مگر مولانا محترم

چونکہ آپ تعلیمی سررشتہ کے فرد ہیں۔علم حق کے بھی عالم ہیں اس لئے آپ پر واضح رہے کہ ہر انسان کی استعداد مختلف ہوتی ہے۔ بعض میٹرک پڑھ کر رہ جاتے ہیں اور بعض ایف اے، بی اے، ایم اے وغیرہ تک ترقی کرتے ہیں اور بعض درمیانی مقامات میں ٹھہر جاتے ہیں۔اسی طرح سلوک روحی میں بھی استعداد کا مسئلہ اہم ہے۔شریعت نے بھی صالحین کی حد تک مکلّف بنایا ہے۔شہداء وصدیقین کیلئے مکلّف نہیں بلکہ شوق دلایا گیا ہے۔ بہر حال آگے بڑھنے کی صلاحیتوں کا کافی اندازہ آپ کو ہے۔مجھ سے جس قسم کی خدمت آپ لینا چاہیں میں تیار ہوں۔

تربیت تدریجی اصل چیز ہے۔صالحین کا علم کافی طور پر سمجھنے کے بعد صالحین کے مرتبہ کا عمل خود محرک مقام شہادت بن جاتا ہے اسی طرح سے صدیقین کا بھی مقام ہے۔ الوہیت مقام صالحین، ربوبیت مقام شہداء، صفات و وجود مقام صدیقین ہے۔الوہیت کو سمجھانے کے بعد ہر وہ کام جو انسان کرتا ہے وہ تصور حکم یا امتثال امر کی نسبت سے کرے اس کے بعد ہر شئے میں حق سبحانہ، کو مالک دیکھے۔ یہ اس مرتبہ کا وجہ ہوگا۔اس مشاہدے سے لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَافَاتَكُمْ کے آثار پیدا ہوتے ہیں۔ربوبیت تفصیلی کے بعد ہر کسب کے خلق کا مشاہدہ اسی مرتبہ کا وجہ اللہ ہے۔ صفات و وجود کے بعد یافت وشہود وجہ اللہ ہے جو کامل ہے۔موضع منڈری یہ کہاں ہے آپ خوب پہنچے۔اللہ تعالیٰ برکت دیں۔مقربین تھوڑے ہیں ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ○ جذبات قلبی تو خوب بڑھتے ہیں اور سب کو مقربین کا علم دینے کا شوق ہوتا ہے۔چنانچہ حضرت غوث اعظمؒ کا ارشاد ہے اگر حق سبحانہ، وتعالیٰ اولیاء کو اختیار دیتے تو یہ حضرات سب کو مقربین بنادیتے یہ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ کی تجلی انعکاسی ہے۔بہر حال اس سے میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ بنوں۔نَعُوْذُ بِاللهِ اَللّٰهم احفَظْنَا ۔قریب کے مواضعات پر بھی توجہ فرمائیے اور خادم کو اس سے باخبر رکھئے جب اور جس وقت جو مدد و خدمت ہو

خادم حاضر ہے۔ تعطیلات میں آپ مستقر چھوڑ دیں گے یا رہیں گے؟ حسب ارشاد حضرات مجلس کو آپ کا سلام پہنچا دیا جائے گا۔ بلکہ موقع ہو تو پورا خط سنا دیا جائے گا کیونکہ نعمت حق ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ تنہا آپ تشریف لائیں جو' جو دریافت طلب امور ہوں دریافت فرمائیں۔ بعد واقفیت خاصہ کے پھر آپ خود ان لوگوں کو تعلیم دیں۔ علم تو سب کچھ ہے۔ اگر بعض مقامات میں دریافت طلب خبریں ہوں تو اور بات ہے بہر حال جیسی رائے گرامی ہو قبول و منظور ہے۔ آپ کا ایک مضمون بھی جو میرے پاس تھا، مرسل ہے، شاید کام آجائے۔

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۱۶﴾

نَحمَدُہٗ وَنُصَلّی عَلیٰ رَسُولِہِ الکَرِیم○

از چنچل گوڑہ

۱۵/اپریل

عزیزی و محبی دامت فیوضک!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گرامی نامہ ابھی دس منٹ ہوئے ملا' جواب بھی ابھی پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے رسالت ہی کے حدود میں تفہیمات مقید رہیں تو اس میں خیر و برکت ہوگی۔ علماء کو اس سے قطع نظر رکھئے جو چاہیں کہیں ہم تو تفہیمات رسالت میں مقید و مکلّف ہیں اور بس۔ ان حضرات میں دو جماعتیں ہیں ایک جماعت اولیاء کو متصرف سمجھ کر ہلاک ہوگئی دوسری جماعت اولیاء سے تصرف علیحدہ کر کے اور غیر متصرف سمجھ کر ہلاک ہوگئی اور رسالت میں یہ دونوں کیفیتیں جمع ہیں۔ ولی میں تصرف بھی ہے اور تصرف نہیں بھی ہے۔ ولی جامع لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہوتا ہے اور ولایت مجموعہ ہے الوہیت وعبدیت کا ان کے باہمی فرق کو ان لوگوں نے علماً و عملاً نظر انداز کر دیا۔ اللہ انہیں ہدایت دے۔

۱۳۵۱ھ ہجری سے یہ سلسلۂ فضل خادم پر جاری ہے۔ یہ ۲۲ سالہ دوران مختلف تجلیات تربیت کا حامل ہے۔ ہدایت و اضلال کی ابتلائیں مالی ابتلائیں' جسمی ابتلائیں' یکساں طاری ہیں۔ مگر یہ فضلی زمانہ مختلف فضلِ خاص کا حامل ہے۔ اس کی تفصیلات بیان کرنا اگرچہ علم کیلئے مفید ہے جو انشاء اللہ کسی صحبت میں پیش ہوں گے۔ ابتلا علم و ایمان کیلئے بالکل لازمی ہے۔ ایمان ابتلا میں کھلتا ہے۔ مراتبِ نفس کے اعتبار سے مومنین کی جماعتیں بنی ہیں۔ ہر مرتبہ کے علم کا مجاہدہ علوم و جماعت کا حامل ہے۔ اتباعِ نبوت کی جزا خاص ہے۔ متبع جب نفس محمدی ﷺ کو اپنے نفس میں سموتا جاتا ہے تو وہ منتہا میں نفس

محمدی ﷺ کو پورا جائزہ دے دیتا ہے تب وہ اپنے کو کھو دیتا ہے۔ اور نفس محمدی ﷺ سے قائم وباقی ہو جاتا ہے تو اس مقام کے متبع کے نفس میں قلب محمدی ﷺ کی کیفیات نمایاں ہوتی جاتی ہیں جس سے اس کا علم وعمل نمایاں ہوتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آپ نے خادم میں ملکہ حرص کو محسوس کیا ہے اگرچہ مجھ میں کمزوری بہت زیادہ ہے باوجود اس کے آپ اور آپ کے متبعین کی طرف خاصی توجہ ہے۔ روزانہ آپ اور آپ کے منتسبین پیش نظر اور دعا میں شریک ہیں۔ الحمدللہ

گزشتہ ایک سالہ سلسلہ علالت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے روزہ نہ رہنے کے مقام پر رکھ کر اس نہ رہنے کو عبادت فرمایا ہے اور مجھے اسی مقام پر رکھا۔ اس سال بھی میرا نظام جسمانی پھر روزہ نہ رہ کر عبادت کرنے والوں میں شریک رہنے کے آثار ہیں۔

واللہ اعلم - کل یوم ھو فی شان -

خادم

سید حسن

مکتوب ﴿۱۷﴾

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الۡكَرِيمِ ○

حیدرآباددکن

عزیزی دامت فیوضک!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

مرسلہ نیاز نامہ موجب مشکوریت ہوا۔ روزانہ آپ کی طرف اور آپ کے متبعین کی طرف خصوصی طور پر متوجہ ہوں۔ توجہ نام ہے علم کا۔ صورت میں علم نہیں۔ اللہ پاک کا علم صورت محمدی ﷺ میں رسالت بن گیا۔ اور اُمتیوں میں اس کا نام دل ہے۔ عرفان کی تفصیلات عبدیت میں رسالت کی تفہیمات ہیں۔ انسانیت صورت اور الوہیت کو حامل ہے ان دونوں میں فرق کرنا فرقان کا کام ہے جو رسالت کا لباس ہے اس لئے قرآن شریف کا نام فرقان مبارک ہے۔ فرقان کافر و مومن میں فرق کرتا ہے اور عبد و رب میں فرق کرتا ہے۔ غرض کہ اوامر ہوں یا نواہی‘ ہدایت یا اضلال‘ غرض کہ نفس میں رسالت اور اس کی تفہیم و فرق نسبتوں سے پیدا ہوتی ہے۔ میری مزاجی حالت آپ نے جیسی دیکھی تھی ویسی ہی ہے۔ مکان میں ہلکا سا ورم ہٹا تھا گزشتہ ہفتہ سے پھر اس میں زیادتی ہوگئی ہے علاج جاری ہے۔ عدلی ارادت کا نام قضا ہے اور فضلی ارادتوں کا نام اقتدار ہے۔ یہ مجھ پر اور میرے گھر پر تربیتی ابتلائیں ہیں جو تحتِ نبوت پرورش ہیں۔ ابتلا کا دوسرا نام تعطل مقتضیات انسانی ہے جو تحت قدر ہے مقامِ قدر میں جس سے اوپر تجلیات الٰہیہ کل شیئ عندہ بمقدار کے تحت کارفرما ہی ہیں جو ہیں قدر کا انکشاف اسی مقام کا مقتضی ہے قلوب انبیاء اپنے زمانے میں اسی طرح مبتلا رہے ہیں۔ صحابہؓ میں بھی اس کے نمونے

ہیں۔ بَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ غرض کہ قرآن نفس انسانی پر باعتبار دین ونعمت کھل جانا شرح صدر ہے۔ یحییٰ صاحب کے عقد کی اطلاع عقد کے دو تین روز بعد ہی ہوئی۔ آپ کی توجہات نے الحمدللہ انہیں یہاں تک پہنچایا۔ اللہ انہیں استقامت دے آمین۔ مکان تبدیل ہو تو اطلاع دوں گا۔ دین ونعمت کی انتہائی یافت ارض وسماء میں جتنے انسان رہتے ہیں یہ سب کے سب کَنَفْسٍ وَّاحِدَہ کے تحت جذب ہو جائیں اور نفس انسانی اپنے نفس کو تمام انسانوں کا نفس واحدہ سمجھے جس نفس واحدہ میں انسان ضم ہو جائیں اللہ واحد کھل جاتا ہے۔ ؎

بنی آدم اعضا' یک دیگر ند

خادم

سید حسن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتُوبَات

عارف باللہ

حضرت سید شاہ محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

(ناظم ونپرتی)

مرتب

سلطان العارفین

حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

خلیفہ ومجاز حضرت محمد حسین صاحبؒ ناظم عدالت ونپرتی

مکتوب ﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ○ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيۡئٍ ○ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ○ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ○ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنۡتَ ○ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا سے ہماری الوہیت، ربوبیت، مالکیت، فاعلیت، موجودیت، بہ تمیز خلقت، مالوہیت، مربوبیت، مملوکیت، مخلوقیت، عدم صفاتِ عدمیہ، قابلیاتِ فعلیہ وامکانیہ جاتی رہی۔

- ○ قُلۡ اِنَّمَآ اَدۡعُوۡا رَبِّىۡ وَلَآ اُشۡرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا سے ہماری ربوبیت جاتی رہی۔
- ○ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ سے ہماری حاکمیت جاتی رہی۔
- ○ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيۡئٍ سے ہماری خالقیت جاتی رہی۔
- ○ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ وَمَا تَعۡمَلُوۡنَ سے فعل جا کر کسب کی تمیز ہوتی ہے۔
- ○ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سے دو چیزیں نمایاں ہوگئیں۔قوت اللہ کیلئے اور عجز ہمارے لئے ۔لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ سے مِلک جاتی رہی۔
- ○ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّآ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ سے ارادہ فنا ہو جاتا ہے۔اور اَلۡعَلِيۡمُ الۡقَدِيۡرُ سے ہمارا علم جاتا رہا اور جہل نمایاں ہو گیا۔
- ○ هُوَ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ سے ہماری قیومیت جاتی رہی اور ہمارے لئے میت پن اور عدم نمایاں ہو گیا۔
- ○ هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ سے ہمارا وجود اٹھ گیا، اللہ کا وجود ثابت ہو گیا اور ہمارا وجود فنا ہو کر ہماری نیستی اور نہیں پن نمایاں ہو گیا اور اللہ کا وجود طاری ہو گیا۔
- ○ لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَا تَشۡتَهِىۡۤ اَنۡفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيۡهَا

مَـاتَـدَّعُوْنَ ○ صالحین کے پاس وعدہ مغفرت، شہداء کے پاس ربوبیت بطریق مقامات صبر و شکر وغیرہ صالحین میں تھا۔ بلا تمیز جس میں امکان تھا کہ شرک ہو، نفاق ہو، نعوذ باللہ۔ الحمد للہ کہ تحت لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ امور مذکورہ کی اور اسکے احکام و آثار کی تمیز بہ ثبوت قرآنی، اور صالحیت کا مقام بہ اعتبار ایمان و عمل صالح کماحقہ، تحقیقاً حاصل ہو گیا۔ پس مقامِ صالحیت میں الحمد للہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا مخلوق ہوا، اللہ میرے رب ہوئے میں مملوک ہوا اللہ میرے مالک ہوئے۔ میں محکوم ہوا اللہ میرے حاکم ہوئے ۔ میں اللہ کا ہو گیا اور اللہ میرے ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

حاصل یہ کہ اللہ میرے مولا اور ولی ہیں اور میں ان کا محبوب ہوں۔ وہ مجھ پر رحیم ہیں اور میرے ساتھ ہیں۔ اب مجھے دنیا میں بہ اعتبار موت، باعتبار برزخ، اور باعتبار حشر اور باعتبار جنت اور باعتبار دیدار کیا غم ہے۔ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ کے تحت لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ ثبوت قرآنی بہ تمیز اعتبارات ذاتیہ، شہادت و صدیقیت کی ڈگری مل گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

عابد تھا ناقص، عابد ہوا کامل، عبد النفس تھا یا عبد الزوجہ یا عبد الدرھم یا عبد الدینار تھا۔ الحمد للہ کہ مجھے تحت لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ثبوتِ قرآنی فقر، امانت، خلافت، ولایت کی تمیز ہو گئی۔ لہٰذا تحدیث نعمت کے طریقہ پر کہتا ہوں میں فقیر بھی ہوں، امین بھی ہو، میں خلیفہ بھی ہوں، میں ولی بھی ہوں، کس کا؟ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کا یعنی فقیر اللہ ہوں، امین اللہ ہوں، خلیفۃ اللہ ہوں، ولی اللہ ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

امانت کی وجہ سے میں اپنی ہویت و وجود و انیت سے فانی ہو کر حق تعالیٰ کی ہویت و انیت سے باقی ہوا ہوں یعنی فنا فی اللہ، بقا باللہ سے ممتاز ہوں۔ دل میں اللہ کا جلوہ بہ اعتبار هُوَ الْبَاطِنُ اور نظر میں اللہ کا جلوہ بہ اعتبار هُوَ الظَّاهِرُ قائم ہو گیا۔

الحمد للہ باعتبار شئ بہ اعتبار حق میرا قول، میری دانش، حق تعالیٰ کے قول و دانش کے مطابق ہو گئی۔ تخالف فنا ہو گیا یعنی حق تعالیٰ شئ کو اپنا غیر بولتے ہیں، جانتے ہیں، دیکھتے

ہیں۔ میں بھی شئے کو غیر بولتا ہوں، جانتا ہوں، دیکھتا ہوں۔ حق تعالیٰ اپنے کو شئے کا ظاہر باطن اور اوّل و آخر بولتے ہیں جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں، میں بھی حق تعالیٰ کو شئے کا ظاہر، باطن اور اوّل و آخر بولتا، جانتا اور دیکھتا ہوں۔ بس اب مجھے اس توافق کی وجہ ان دونوں پہلوؤں سے ہر آن نورٌ علیٰ نور، حاصل ہو رہا ہے۔ اس مجموعہ کے ادراک سے مجھے وہ مسرت و اطمینان و فخر حاصل ہے جو بڑے بڑے دنیا کے بادشاہوں کو حاصل نہیں اور نہ ہوسکتا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○**

''پیر وہی ہے جو اللہ کو رکھتا ہے اور اللہ کو دیتا ہے''۔

ایک قدم میں خدا کے تئیں پانا ☆ بے سمجھ کو کہا ہے **مَنْ کَانَ فِی هٰذِهٖ أَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ أَعْمٰی ○**

جو خدا کو پایا اور دوسرے کو دیا وہی پیر کامل اور مرشدِ اصلی ہے۔

والسلام

محمد حسین رح

مکتوب ﴿۲﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيْم۝

سمستان ونپرتی

مورخہ:۲/بہمن ۱۳۴۱ف

مکرمی ومحترمی زادعرفانہ !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بمقابل دوسرے اکابر کے میں اس قابل تو نہیں ہوں کہ کچھ سمجھاؤں علم حق کی مکالمت کی وجہ سے امید ہے کہ بعون الٰہی جل شانہ جانبین کو فائدہ ہو۔ لہٰذا میں اشتیاق بھرے دل سے جناب کی تشریف آوری کا منتظر رہوں گا۔ ممکن ہے کہ میں رمضان المبارک کی پہلی سے تاختم تعطیلات بلدہ میں رہوں گا۔ مولانا مناظر احسن صاحب میرے دوست ہیں وہ نورانی بھی ہیں اور نور بھی۔ جب ان کا واسطہ بیچ میں آچکا ہے تو یقیناً بفضل جلّ جلالہٗ ہمیں ایک دوسرے سے نوری تمتّعات حاصل ہوں گے۔

مولانا ہمارے لئے مایوسی اور حیرانی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خالص علم اصلی حالت میں بہ اعتبار دین ونعمت بطور کامل واتم ہمارے پاس موجود ہے۔

(نوٹ): دین کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے اور نعمت کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک سے ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا علم بہ اعتبار کتاب وسنت از جہت وعقائد و اعمال (ایمان وتقویٰ) ہمارے دل میں متمکن ہوجاتا ہے تو ہم نورانی ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے علم ہی سے بہ اعتبارِ عرفان جونعمت اللہ تعالیٰ کی معیت واحاطت واقربیت ظاہریت وباطنیت ہم سے بربنائے نصوصِ قطعی ثابت ہے ہمارے دل میں جلوہ گر ہوجاتے ہیں تو

ہم نور ہو جاتے ہیں۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ہم فنا ہو کر اللہ تعالیٰ سے باقی ہو گئے ہیں۔ اس تقدیر میں اللہ تعالیٰ کی یافت اور ان کا شہود بصر و بصیرت میں نقد دم ہو جاتا ہے۔ یہی عبدیت و قربیت ہے۔ یہ ولایت و امانت ہے یہی صدیقیت و خلافت ہے۔ اس نعمت عظمیٰ اور دولتِ کبریٰ کے حصول کا ذریعہ رکن اول اسلامیہ کلمۂ دعوت الی اللہ لآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی باعتبار مفہوم قربِ نوافل ہے۔ یہ کلمہ طیب ہے۔ اس کے فضائل باعتبار احادیثِ صحیحہ معلوم ہیں۔ اسکے الفاظ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کا خالص علم ہے جس کے اعتقاد و انتفاع سے ہماری دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور آخرت بھی اچھی ہوتی ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ بھی مل جاتے ہیں۔ یہی تین ہمارے اصولی مطلوبات ہو سکتے ہیں جن کے مکمل علوم اس کلمہ میں مندرج ہیں۔ یہ کلمہ معہ علوم کے ہم میں مندرج ہے صرف بالقوہ سے بالفعل کرنا ہے بواسطہ کسی عالمِ لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے جو عارف باللہ ولی اللہ ہے الحاصل وصول اِلی اللہ کے تین اعتبارات ہیں۔

- ایک تصدیق — لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
- دوسرا ذکر — لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
- تیسرا علم — لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

﴿۱﴾ تصدیق کا طریق عام ہے اور یہ ضابطہ مقررہ الٰہیہ ہے کہ ہر مصدق عالم برزخ میں داخل ہو کر حشر میں آئے۔ بعد فراغت امور حشر یہ جنت میں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی رویت سے مشرف ہو۔

﴿۲﴾ اگر باختیار خود اسی عالم میں وصول الی اللہ مقصود ہو تو طریقہ ذکر کو جو خاص ہے اختیار کرے۔ ذکر سے بہ شرائط مخصوصہ بدیر رسائی ہو سکتی ہے۔ یہ سلوک مقید ہے اس کا حال مقید ہے اس طریق کو جمہور صوفیاء کرام نے اختیار و شائع کیا ہے اور یہ مناسب حال عوام ہے۔

﴿۳﴾ اگر فوری رسائی مدنظر ہو تو طریق علم کو جو اخص ہے اختیار کرے۔ یہ سلوک مطلق ہے اس کا حال بھی مطلق ہے۔ یہ مناسب حال علماء ہے۔

افسوس ہے کہ ہماری اکثریت نے نفسانی علم کے تحت بصورت اسلام غیر اللہ کو الٰہ بنالیا جیسے پرستش قبور و پرستش ذوات اولیاء اللہ وغیرہ۔

ہماری اکثریت نے سلوک ذکریہ کو بدعات واشغال غیر اسلامیہ سے مرکب کردیا۔ اسلئے وصول الی اللہ سے محروم ہوئے اور کمالاتِ کونیہ اصل مقصود ہو گئے اور بہ صورت ایمان اہلِ باطل سے اشتراک ہو گیا اور کمالاتِ ایمان وتقویٰ میں ترقی کرنے سے اعراض۔

ہماری اکثریت نے علم وعرفان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے خارج اپنی دینیات واصطلاحات سے حاصل کیا۔ لہٰذا بصورتِ احسان کفر والحاد کا اکتساب کیا کہ ہمہ اوست سے خلق اور لوازماتِ خلق کی نفی کر کے نقائص وذمائم کا مرجع حق تعالیٰ کو قرار دیا۔ نعوذ باللہ پس بہ وجہ مفقودی توحید وثبوت شرک حق تعالیٰ سے ہمارا انقطاع ہو گیا جس سے ہم عنایت ووعدہ ہائے الٰہی سے جو مومنین کے ساتھ مخصوص ہیں محروم ہو گئے اور عتابات و وعیدوں کے مصداق اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ○

مولانا جس دل میں تحت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ایمان وتقویٰ وتوحید ہو۔ اللہ اکبر کیا وہ کبھی مغلوب وپست وذلیل وخوار داد بار میں مبتلا ہو سکتا ہے؟ محال ہے قطعاً محال ہے صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ہمارے پاس الفاظ ہیں اس کے معنی ولوازم اسکے علوم و وسائل اس کے حقائق ودقائق اسکے اسرار ومعارف سے ہمیں کوئی ربط وتعلق نہیں ہے۔

مولانا! اللہ تعالیٰ کا کروڑ ہا شکر ہے کہ اصل کتاب وسنت اصلی حالت میں محفوظ ہیں۔ بلا مداخلت علم نفس اس کے تابع ہو جائیں تو بعونہٖ ہمارا ایمان ویقین رسائی عمل وتقویٰ کے گو مماثل نہ ہو مشابہ تو ہو گا زمانہ میں یہی ہماری نجات وکامیابی کیلئے کافی ہے۔

کاغذ ختم ہو گیا۔ باقی انشاء اللہ تعالیٰ بالمشافہ۔

والسلام

محمد حسین

مکتوب ﴿۳﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○

سمستان ونپرتی

برادرِ عزیز سلمہٗ اللہ تعالیٰ !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جس طرح دنیادار باطل علم میں مستغرق اور دین دار علم حق میں منہمک رہتا ہے جب فناو بقاء کا مقام نصیب ہوتا ہے تو باعتبار سیر نزولی علم حق کے ساتھ امور دنیویہ واخرویہ کا استعمال طبعی ہوجاتا ہے۔ اس صورت میں ناقص وکامل کا امتیاز دشوار ہوجاتا ہے۔ بلا سے ہمیں کیا، جو جانے گا وہ مستفیض ہوگا جو اپنا سا جانا محروم ہوگا۔ جب چاروں مراتب کی توحید کامل ہوجاتی ہے تو ایمان کامل ہوجاتا ہے جو کمالِ عبادت واخلاص ہے۔ اور فنا تام ووصال مطلق ہے رویت ومشاہدہ مطلق ہے۔

میں کون ہوں کیا ہوں، اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، خارجاً، اللہ تعالیٰ کا معلوم ہوں، داخلاً، مجھ میں کیا ہے، اعتبار دل وروح وواسطہ روح باحق۔ اللہ تعالیٰ کا علم مقید، نور مقید، انائے مقید ہے۔

نور مقید عین نور مطلق اور انائے مقید عین انائے مطلق ہے اگر اس مجموعہ پر ایمان ہے تو میں اللہ تعالیٰ کا عبد حقیقی ہوں اور ولی جس میں اللہ کی چیزیں اور اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہے

جب میں بہ نظر حقائق مذکورہ یقیناً وقطعاً اللہ تعالیٰ کا ہوں تو اسی آن اللہ تعالیٰ بھی میرے ہیں۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ازل سے میری نسبت جانتے ہیں کہ میں اپنے مجموعہ کے ساتھ ان کا ہوں اور اب میں نے بھی جان لیا ہے کہ میں ان کا ہوں تو میرے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں توافق ہوگیا۔ مٹ گیا

جہل وتخالف اور وجود توافق کی وجہ سے صدق تمام حاصل ہوگیا۔ قرب و وصال نقدوم ہے جو چیز مرتبہ میں میری ذاتی باعتبار ماہیت معلوم ہے وہیں خارج میں نمایاں ہوگی۔ میری ماہیت میں افعال وصفات و جود وانا بجز عدمیات نہیں ہے لیکن خارجاً ان کے قبول کرنے کی صلاحیت ہے۔ لہٰذا خارج میں تقیداً وجود وانا صفات وافعال (خلقاً) میرے نہ ہوسکیں گے۔ تو پھر کس کے ہوسکیں گے جن سے وہ بالا صالت متصف ہیں وہ کون؟ حق سبحانہٗ تعالیٰ اوہو میری بھی کیسی شان ہے اور میں بھی گوفقیر ہوں۔ کیسا اچھا فقیر ہوں کہ باعتبار معلوم حق ہونے کے مملوک حق ہوں۔ مجھ میں اللہ تعالیٰ کی صفات وافعال، وجود وأنا کا جلوہ ہے جس سے میں ہر آن متصف و متمتع ہورہا ہوں۔ اور ابداً ہوتا رہوں گا۔ اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا قرب واقربیت، معیت واحاطت، ظاہریت و باطنیت میرے ساتھ قطعی ہے اب میرے سرور واطمینان کا کوئی اندازہ کیا کرسکتا ہے! ہاں وہی کرسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال وسطوت و جبروت سے ذرہ بھی واقف ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے رحمت و فضل سے اس دولت عظمیٰ کو کیوں کر پہنچا۔ محض باتباع شیخ روحی فداہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تحقیق اور مداومت استعمال سے، پس جب باعتبار اربعہ نفی واثبات قطعی ہوجائے تو فنا بقاء بھی اور قیام بمقام قرب قطعی ہوجاتا ہے۔ الحمدللہ ۔الحمدللہ۔ الحمدللہ۔

والسلام

محمد حسین

مکتوب ﴿۴﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۝

حضرت مولانا محترم دام محبتہٗ !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔سرفراز نامہ سرفراز ہوکر سرفراز کیا۔اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ سے سرفراز فرمائیں۔آمین ثم آمین۔

مولانا ! مومن کیلئے مرض جسمانی بحالت صبر و رضا بالقضاء ذریعہ صحت ونعمت روحانی ہے۔جس طرح جسمانی صحت بصورت شکر موجب عافیت ہے۔جو وقت ہم پر گزرتا ہے وہ طاعت یا معصیت،نعمت یا مصیبت سے خالی نہیں۔لہٰذا ہمیں ہر ایک کا حق ادا کرنا چاہیئے۔طاعت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے فضل وعنایت کا مشاہدہ ہونا چاہیئے اور مصیبت کی حالت میں توبہ انابت اور استغفار لازم ہے۔نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر کرنا چاہیئے۔بہر حال ہمارا حال اچھا ہے جس حال میں کہ علم حق کی اتباع ہو۔ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ ہمارے رحمٰن و رحیم ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم صاف ستھرے رہیں اور مدارج عالیہ پر ترقی کریں لہٰذا کچھ نہ کچھ آفت ومصیبت ہمارے ساتھ لگی رہتی ہے جب ہمارا یہ ایمان ہے کہ جو کچھ ظہور میں آرہا ہے وہ ثابت فی العلم الٰہی ہے۔اور اس کا ظہور خارجی بھی حق تعالیٰ سبحانہٗ کی مشیت وتجلی وتخلیق سے ہورہا ہے۔اور وہ ہمہ تن بجا مبنی بر رحمت وعدل وحکمت ہے تو بجز اسکے اس سے توافق بالارادات الٰہیہ جل جلالہٗ ہو۔حکایت وشکایت کی گنجائش کیونکر اور کہاں سے باقی رہ سکتی ہے۔اگر حکایت وشکایت ہو تو وہ علم باطل کا اقتضاء ہے نہ کہ علم حق کا۔علم حق کے ادراکات متلازم سرور واطمینان ہوتے ہیں علم باطل کے احساسات باعثِ حزن وملال ہوتے ہیں اب ہمیں اختیار ہے کہ جس علم کو چاہیں استعمال کریں۔والدہ سے کہیئے کہ بصورت لحاظ علم حق مصروفیت امور خانہ داری بھی عبادت ہے۔

والسلام

محمد حسین

مکتوب ﴿۵﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم۝

ونپرتی

۱۰/آذر ۱۳۴۲ف

حضرت مولانا محترم زاد عرفانہٗ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے احوال لاحقہ سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ روز افزوں برکت دے اور استقامت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

روزانہ التزاماً اپنے متبعین کیلئے سلسلہ دعا جاری ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی داعی ہوں گے۔ اہل اللہ کا علم و عمل من اللہ ہوتا ہے جیسا کہ اہل نفس کا علم و عمل من النفس ہوتا ہے۔ اہل اللہ کے بصر و بصیرت میں اللہ تعالیٰ جلوہ گر رہتے ہیں جیسا کہ اہل نفس کے بصر و بصیرت میں غیر اللہ رہتا ہے۔ اہل اللہ اپنے سے فانی اور حق تعالیٰ سے قائم و باقی رہتے ہیں۔ جس طرح اہلِ نفس اللہ تعالیٰ سے فانی اور اپنے نفس سے باقی رہتے ہیں۔ ہمارا سلوک دراصل باعتبار دین و نعمت کتاب و سنت سے مربوط ہے۔ کتاب و سنت جس کی فرع اجماع و قیاس ہے کیا ہے؟ خالص اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ علم کہاں ہے' ہمارے ہی دل میں ہے بس اللہ تعالیٰ ہی کے علم کے موافق اولاً عقائد اور اعمال ہونے چاہئیں جس کے مجموعے کا نام دین ہے۔ بعد ازاں باعتبار ذکر اللہ جو سلوک مقید یا بلحاظ علم اللہ جو سلوک مطلق ہے قرب الٰہی جل شانہ حاصل کرنا چاہئے۔ یہی نعمت ہے۔ دین کا حصول فرائض میں سے ہے اور نعمت کی تحصیل نوافل سے ہے۔ براہ سلوک مقید بدقت و بدیر رسائی ہے۔ مگر یہ مقید ہے اور بطریق سلوک مطلق بہ سہولت اور فوری رسائی ہے اور یہ قرب مطلق ہے پس جو بدبخت اللہ تعالیٰ کے علم سے باعتبار کفر و شرک و نفاق و اِرتداد

محروم ہوا وہ اصحاب شمال میں داخل ہوا جو خوش نصیب اللہ تعالیٰ کے علم سے بلحاظ اسلام وایمان ممتاز ہوا وہ اصحاب یمین میں شامل ہوا۔ اور جو اعلیٰ سعادت کا دھنی ہے اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے علم سے اپنے دل میں پالیا اور انفس وآفاق میں شہود حق قائم کرلیا وہ مقربین سے ہوگیا۔ اصحابِ شمال ظلمانی ابداً خُلُوْدُ فِی النَّار کے مستوجب ہیں۔ محض اسلئے کہ وہ علم حق سے خالی اور علم باطل سے باعتبار کفر وشرک ونفاق وارتداد مملو ہیں۔ اصحاب یمین نورانی ہیں اور ابداً جنتی اور رُوْیَتُ فِی التَّشْبِیْہ (وجہ اللہ) سے ممتاز ہوں گے یہ کیوں؟ ان میں علم حق باعتبار ایمان وتقویٰ ثابت ہے مقربین نور ہیں۔ یہ جنت کے اعلیٰ ترین درجات پر فائز ہوکر رُوْیَتُ فِی التَّشْبِیْہ وَالتَّنْزِیْہ جو وجہ اللہ اور ذات اللہ ہے متلذّذ رہیں گے محض اسی وجہ سے کہ ان میں علم اللہ اور ذات اللہ ہے اور شہود وجہ اللہ یہاں نقدوم ہے۔ علم الٰہی کی اصل اور روح استیصال شرک ہے اور تحصیل توحید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلے اسی کی دعوت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ دی جاتی ہے۔ وجود شرک کے بعد جنت اور اللہ تعالیٰ کی رویت سے محرومی اور ابداً جہنم مقرر ہے۔ اور وجود توحید کے بعد خلود جہنم مفقود اور ابداً جنت اور رویت الٰہی ہے۔ پس یہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ استیصال شرک اور تحصیل توحید کا آلہ ہے۔ جس سے جنت واجب اور دوزخ حرام ہوجاتی ہے۔ اسلئے اصحاب یمین الوہیت کی نفی ذوات خلق سے کرکے ان کا اثبات حق تعالیٰ کیلئے کرتے ہیں جس سے توحید فی الالوہیت وربوبیت حاصل ہوتی ہے۔ مقربین باوجود نفی اثبات الوہیت صفات ووجود کی نفی (جن کا اثبات غیر اللہ کیلئے بطور مقید شرک خفی ہے اور مانع قرب ونوافل وفرائض ہے) ذواتِ خلق سے کرکے انکا اثبات حق تعالیٰ کیلئے کرتے ہیں جس سے توحید فی الذات توحید ذاتی (وجودی) حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا اصحاب یمین کے پاس اللہ تعالیٰ کی معبودیت وعبادت وربوبیت واستعانت بلاشرک ہے۔ اور مقربین کے پاس بایں اوصاف اللہ تعالیٰ کی صفات وذات بھی ہے۔ اسی وجہ سے یہ عبداللہ، ولی اللہ، خلیفۃ اللہ وامین اللہ ہے۔

مقام فقر اسلئے اعلیٰ ترین مقام ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

فقر کیا ہے؟ اپنے ذاتی عرفان کی تمیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی چیزوں سے خالی ہونا ہے جب اللہ کی چیزوں سے (جو الوہیت' افعال' صفات و وجود مقید ہیں) خالی ہو جاتے ہیں تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی چیزوں سے پُر ہو جاتے ہیں جو امانت ہے۔ یہی فنا و بقاء ہے۔ پس ہمیشہ ان میں غور و فکر رہے جس کا نتیجہ قیام یافت و شہود حق سبحانہ تعالیٰ ہے یہی حاصل سلوک ہے۔ اپنے احوال و مواجید وغیرہ تابع ہیں نہ متبوع و مقصود۔ اصل مقصود تحقیق ایمان وتقویٰ ہے اگر یہ حاصل ہے تو سب کچھ حاصل ہے۔ ایمان وتقویٰ باعتبار الوہیت واستعانت' ایمان وتقویٰ باعتبار افعال و احکام ایمان وتقویٰ بہ اعتبار صفات وملحوظیت' ایمان وتقویٰ بہ اعتبار وجود وشہود' ان ہی چاروں ایمان وتقویٰ سے ایمان کامل اور تقوی کامل ہو جاتا ہے جسکا اہل مومن کامل و متقی کامل ہے جو ولی ہے۔ پس اعلیٰ ترین ایمان وتقویٰ یافت و شہود حق ہے۔ یافت و شہود پر عمداً زور دیجئے تا کہ علم حال کا رنگ لے لے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مالک و رب و مولیٰ ولی ہیں۔ ہر کام میں ان ہی پر توکل رہے اور ان ہی سے استدعا اور جو کچھ وہ کریں اس سے راضی رہے۔ نعمت میں شکر' مصیبت میں صبر رہے۔ بجز ان کے خوف و رجا کسی سے نہ رہے۔

مولانا کتاب و سنت سے بلا تاویل و توجیہہ صریحاً ثابت اور عملاً راسخین فی العلم کی شہادت سے بین و قطعی ہے کہ باوجود فرق حق سبحانہ' تعالیٰ ہم سے دور نہیں ہیں۔ اس صورت میں ان کی یافت و شہود سے محروم رہنا درحقیقت مقربین کے زمرہ سے خارج اور اصحاب یمین کے زمرہ میں شامل رہنا ہے۔ گو طبقات اصحاب یمین کے اعلیٰ درجات پر فائز ہی ہو۔

والسلام

محمد حسین

مکتوب ﴿٦﴾

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ○

ونپرتی

۹/مہر ۱۳۳۶ف

برادر عزیز مکرم سلمہٗ زاد عرفانہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

انشاء اللہ بلدہ جمعرات کو آنے کی کوشش کروں گا ابھی تک رخصت منظور ہو کر نہیں آئی۔ میں آپ کے پچھلے خط کا جواب دے چکا ہوں۔ آج لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه سے متعلق اجمالاً کچھ لکھا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تفصیلی خط فرصت سے لکھوں گا۔ بعونہٖ تعالیٰ یقیناً یہ ایک مستقل رسالہ ہوگا۔ مقدمہ اور تمہید کا کچھ حصہ چار صفحوں پر ہو کر رہ گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس وحدہٗ لاشریک لہٗ موجود بوجود حقیقی ذاتی ہے ان کیلئے وجود ہے صفات ہیں' افعال ہیں' آیات (عالم) ہیں۔

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میں ان چار اعتبارات کے ساتھ معبودیت افعال' صفات و وجود کی نسبتیں لگی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کسی اعتبار کو خلق کی طرف منسوب کرنا شرک ہے۔ اسی اعتبار سے خلق کی نفی کر کے اس کو حق تعالیٰ کیلئے ثابت کرنا توحید ہے۔ ہر مرتبہ کے لحاظ سے اس میں شرک و توحید کے مدارج ہیں جن کے احکام و آثار مختلف ہیں۔ بس سلوک و وصول الی اللہ کا راستہ اجتناب عن الشرک کے ساتھ حصول توحید ہے۔

بمقابلہ انسان جو علم نفسی (باطل) میں مبتلا ہے علم حق کی دعوت من اللہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُـحَـمَّدُ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ سے (جو رکن اول اسلام ہے) آغاز ہوتی ہے۔ اس مختصر کلمہ میں تمام علوم تبلیغی الٰہیہ کے کلیات و جزئیات بطور اجمالی (جن کی تفصیل کتاب وسنت میں بصورت دین ونعمت ہے) مندرج ہیں۔

﴿۱﴾......پس جو انسان لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا لفظاً و معناً منکر ہوا وہ کافر ہے جو لفظاً اقرار کیا معناً انکار کیا دل سے وہ منافق ہے۔ لہٰذا یہ ہر دو طبقات کفار و منافقین شرک جلی میں مبتلا اور توحید فی المعبودیت سے محروم ہیں جن کا حکم شرعی خُـلُـوْدُ فِـی النَّارِ وَالسَّقَرُ ہے۔ گویا شرک جلی مانع دخول جنت و باعث دخول فی النار ہیں۔ یہ انسان کا سفلی رخ ہے اس لئے وہ حق تعالیٰ سے ابداً محجوب ہو گیا۔ یہ کیوں؟ محض اس وجہ سے کہ اس نے علم حق کو جو سراسر نور ہے اور جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے ہویدا تھا اختیار نہ کیا۔

﴿۲﴾......جو انسان لفظاً و معناً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے باعتبار اقرار و تصدیق مشرف ہوا وہ شرک جلی سے پاک ہو کر توحید فی المعبودیت سے ممتاز ہوا اور ایماندار کہلایا۔ اگر بعد ایمان عمل (عبادت) کو ترک کر دیا یا علم حق میں باعتبار عقائد اعمال خلاف کتاب و سنت بطور خود افراط و تفریط (بدعت) کیا وہ زمرہ فاسقین میں شامل ہوا جسکا حکم مشتبہ ہے۔ ممکن ہے اس کی نجات باعتبار مصائب دنیویہ و عقوبات برزخیہ و صعوبات محشریہ یا عفو الٰہی یا شفاعت محمدیہ ﷺ ہو۔ یا ایک معین مدت تک کیلئے مَـعُـذَبٌ فِـی السَّـقَـرُ ہو لیکن وجہ خلود فی النار نہیں ہے۔ بالآخر داخل جنت ہو گا یہ کیوں؟ صعوبات دنیویہ و اُخرویہ و سقریہ میں مبتلا ہوا۔ محض اس وجہ سے کہ اس نے اپنے امر نفسی (خواہش) کا اتباع کیا۔ امر و نہی الٰہیہ جو اس کے فلاح کیلئے ہے ضائع کر دیا۔

﴿۳﴾...... جو مومن ایمان کے بعد عمل یعنی اوامر کی اتباع اور نواہی سے اجتناب کیا باخلاص سنتِ محمدیہ ﷺ پر رہا وہ اپنی عقل کو تابع اور کتاب و سنت کو متبوع بنایا وہ صالحین کے زمرہ میں شامل ہوا۔ جس کا نتیجہ تزکیہ نفس ہے، جس کا محل عالمِ ناسوت ہے جس سے شریعت متعلق ہے۔ صالحین کیلئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ مغفرت و نجات ہے ان کے مدارج و مراتب جنت کا کیا کہنا۔ قرآن و حدیث میں اس کی تصریحات موجود ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ صالحین کی ارواح کو بعد بشارت جو بوقت موت انہیں ملتی ہے تا حشر عالم برزخ میں بلا تمتّعات و تنعّمات شاداں و فرحاں رہیں گے حشر کے معاملات خوش اسلوبی سے طے ہو کر داخل جنت ہوں گے۔ ایمان فی المعبودیت و عبادت کا ہر انسان مکلّف ہے۔

﴿۴﴾......اور جو صالح بعد ایمان و عمل رہا باعتبار ربوبیت و استعانت و احوال شکر و صبر و توکل و خوف و رجا و رضا بالقضا و دعا و ذکر و غیرہ جو لآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہ کا بطن ثانی ہے اللہ تعالیٰ سے ربط و تعلق محکم کر لیا۔ اور حضور مع اللہ کا وصف حاصل کر لیا۔ وہ شرک خفی سے (جو مانع قرب و مرتبۂ شہادت ہے) پاک ہو کر توحید افعال سے ممتاز ہو گیا اور زمرہ شہداء میں داخل۔ یہ دائرہ قلب ہے جو ملکوت سے متعلق ہے۔ شہادت کا نتیجہ تصفیہ قلوب ہے۔ باصطلاح صوفیہ عالم قلب کے علم و عمل کو طریقت کہتے ہیں۔ اس ایمان و عمل کیلئے ہر شخص بہ مقام معبودیت اجمالی اعتقاد کا مکلّف ہے۔ کسباً بندہ کا فعل اور خلقاً اللہ کے فعل کا اعتقاد رکھنا لازم ہے لیکن ہر عمل کے موقع پر بطریق شریعت استحضار فعل الٰہی کی تکلیف نہیں دی گئی ہے۔ بہر حال مربوبات سے استعانت بطور ربوبیت جائز نہیں۔ شہید بے حساب جنت میں داخل ہوں گے معلوم ہوتا ہے کہ مرتے ہی تمتّعات و تنعّمات کا سلسلہ من وجہ ان کیلئے جاری ہوگا ان کے مقامات مدارج عالیہ پر صالحین کو بھی رشک ہوگا۔

جہاد دو قسم کا ہوتا ہے۔ ○ اکبر وَ ○ اصغر

○ بمقابلہ کفار...... اصغر ○ بمقابلہ نفس...... اکبر

اس کا نتیجہ شہادت صغریٰ و شہادت کبریٰ اور یہیں سے سلوک مقید کا سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ اب تو بفضلہٖ تعالیٰ سلوک مقید ایک مستقل فن کی حیثیت رکھتا ہے لیکن افسوس کہ مختلف اسباب سے بہت سی بیرونی چیزیں اعتبار طرق اشغال و مراقبات، مقاصد و غایات ٹھیٹ اسلامی سلوک میں منضم و مختلط ہو گئی ہیں۔ بہ حذف زوائد اصلی سلوک اسلامیہ کو اختیار و مروج کرنا چاہئے۔ غرض اس سلوک کی راہ سے مقام صدیقیت تک ترقی ہو سکتی ہے۔ جمہور صوفیاء اکرام نے اس سلوک کو اختیار کیا ہے اور اسی کا زیادہ رواج رہا۔

﴿۵﴾...... اور شہداء باوجود ایمان و عمل بوجہ ربط و استحضارِ الٰہیہ اپنے نفس میں اللہ تعالیٰ کو حاصل کیا وہ شرک خفی و خفی الاخفیٰ (جو مانع قرب فرائض و قربِ نوافل ہے) سے پاک ہو کر توحید صفاتی و ذاتی سے مشرف ہوا صدیق کہلایا اور یہ لآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہ کا بطن ثالث اور رابع باعتبار نفی و اثبات وصفات و وجود ہے۔ نفی صفات و اثبات صفات، نفی وجود و اثبات وجود سے عالمِ روح و سرّ کا تجلیہ و تخلیہ ہو جاتا ہے۔

علم وعمل صفات کو حقیقت عالم جبروت کہتے ہیں اور علم وعمل ذات کو علم معرفت عالم لاہوت کہتے ہیں۔ اس توحید کا بھی ہر مومن اجمالاً مکلّف ہے۔ تفصیل کا مکلّف نہیں جنت زیر قدم صدیق ہوتی ہے۔ وہ اسی عالم میں یافت وشہود وحق میں محور ہتا ہے۔ ان مدارج ومراتب عالیہ پر شہداء کو بھی حسرت ہوگی۔

﴿٦﴾...... کل طبقات ایمانیہ کو باعتبار محل ایک دوسرے کے محل پر صعود ہوتا ہے۔ پھر اپنے مقررہ مقام پر اتر آتے ہیں۔ اسلئے کہ انہوں نے اپنے مابعد مقام کو مقام نہیں بنایا۔ مثلاً فاسقین اعمال صالحین تک صعود کرتے ہیں۔ اسی طرح صالحین بھی اعمال شہداء تک عروج اور شہداء باعتبار سلوک مقیدہ مقام صدیقین تک ترقی کرتے ہیں۔ ان طبقات کے مدارج کی کوئی حد نہیں ہے ہر شخص کا مقام ودرجہ دوسرے سے علیحدہ وممتاز ہے۔

(۷) کلمہ طیبہ کے الفاظ باعتبار نفی واثبات چار ہیں۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ○ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ○ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ ○ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا ○

سبھی صالحین، شہداء، صدیقین لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہیں۔ گو معانی مراتب کے لحاظ سے متفاوت ہوں۔ یکساں شامل ہیں لیکن باعتبار یافت الٰہیہ مختلف ہیں۔ صالحین اللہ تعالیٰ کی یافت بمرتبہ ھُوَ رکھتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ انکے پاس غائب ہیں۔ شہداء کی یافت الٰہی بمرتبہ اَنْتَ ہے اسلئے وہ اللہ تعالیٰ کو حاضر پاتے ہیں۔ صدیقین اللہ تعالیٰ کو اپنا عین بلحاظ معیت واقربیت، احاطت، ظاہریت، وباطنیت پاتے ہیں لہٰذا انکی یافت الٰہی بمرتبہ اَنَا ہے۔ جب بذریعہ اَنَا ظاہریت وباطنیت الٰہیہ کو پاتا ہے تو شہود الٰہی نقد دم ہو جاتا ہے مقام شہود میں نفی کی گنجائش نہیں لہٰذا اثبات مجرد اَنَـــا اللّٰهُ قائم ہو جاتا ہے۔ جس کی محویت واستغراق کا نتیجہ توحید کی توحید ہے۔ مقام بےخبری ہے یہاں سلوک ختم ہوگیا۔

﴿۸﴾...... باعتبار صراحت مذکورہ معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ سے نفی صرف اعتبارات الٰہیہ منسوبہ بخلق کی ہے۔ اثبات ان اعتبارات کا بحق حق سبحانہٗ تعالیٰ ہے۔ ذوات خلق کی نفی نہیں ہے۔ ذوات خلق اور انکے احکام وآثار کی نفی کرنا ہی الحاد وزندقہ ہے۔ اور خلاف شریعت وطریقت، یہ بھی واضح ہوگیا کہ شریعت، طریقت، حقیقت ومعرفت

باہم متضاد نہیں ہے۔ شریعت طریقت، حقیقت ومعرفت، شریعت ہی کے بطون ہیں جس پر تفصیلات کتاب وسنت بہت زور وشور سے ناطق۔ یہ بھی محقق ہو گیا کہ سلوک یا وصول اِلی اللہ کا طریقہ بلحاظ مراتب لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ صرف ایمان وتقویٰ ہے جو سراسر صدق اور نور محض ہے۔

﴿۹﴾...... اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۝

دین ونعمت اسلام ہی کے دو جز یا دو فرد ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین کی نسبت ہماری طرف اور نعمت کی نسبت اپنی طرف فرماتے ہیں۔ دین میں مقام صالحیت اور نعمت میں مقام صدیقیت داخل ہے۔ ان دونوں کا برزخ مقام شہادت ہے۔ (واللہ اعلم)

علماء کرام دین کے حامی فقراء کرام دین ونعمت دونوں کے جامع ہیں۔ علماء کاملین کو فقراء محققین سے اختلاف ونزاع نہیں ہے بلکہ علوم صدیقین کے مقابلہ میں معتقدانہ ساکت وصامت ہیں۔ البتہ علماء ناقصین کو فقراء محققین سے اختلاف ونزاع ہے لیکن جب علمائے ناقصین سے دریافت کیا جائے کہ کیا اللہ تعالیٰ کا کوئی اعتبار ووجود وصفات مماثل ومشابہ ہے تو وہ قطعاً انکار کریں گے، اس کے قائل کی تکفیر کریں گے۔ اس سے واضح ہوا کہ اجمال میں علماء فقراء کے ساتھ ہیں لیکن نفی مشابہت کی تشریح سے گھبراتے ہیں جس طرح وہ مثلیت کی نفی کر سکتے ہیں، مشابہت کی نفی محققاً نہیں کر سکتے صرف تقلیداً کرتے ہیں۔ اگر تحقیق کے درپے ہوتے تو ان کو مقام فقر احاصل ہوتا جو نعمت ہے۔ اس کے متعلق پھر کسی وقت صراحت کروں گا۔

﴿۱۰﴾...... الغرض علماء وفقراء محققین کو نزاع ہے تو انہیں فقراء ناقصان تحقیق سے ہے جو نفی مغائرت ذوات خلق کے ساتھ احکام وآثار خلق کا مرجع حق تعالیٰ کو قرار دیتے ہیں۔ جو قطعاً کفر ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک جس سے دین باطل ہوتا ہے۔ اور جب دین باطل ہوا تو ضمناً تحصیل نعمت بھی باطل ہو گیا۔ صاحب سکر ومغلوب الحال معذور ہیں۔ ان سے بحث نہیں جب شریعت مفقود ہو تو طریقت فاسد، حقیقت باطل۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُوْلٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ ○ اطاعت محض علم وعمل ایمان و تقویٰ ہے جو شخص اس طریق سے جدا ہے وہ اللہ اور رسول سے جدا ہے گویا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کے دل سے نکل گیا جس سے ہمیں سروکار نہیں۔

﴿۱۱﴾...... الغرض اب یہ سوال ہے کہ ہم کیا ہیں یعنی خلق کی ماہیت کیا ہے اس کی تخلیق کیونکر ہے۔ اس سوال کا جواب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے جز دوم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے حقائق کے فہم اور علم سے اطمینان بخش طور پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے ہی حاصل ہوگا جس پر شہادت کتاب وسنت کی موجود ہے جس کی تصریح انشاءاللہ تعالیٰ پھر کبھی ہوگی۔

مختصر یہ کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تنزیہہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تشبیہ ہے۔ تنزیہہ اعتبار ذاتی اصلی ہے۔ تشبیہ اعتبار کونی اضافی ہے۔ ان دونوں مراتب کی ذات جامع ہے۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کے حقائق کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے حقائق کی فہم اور تحقیق لازم ہے اسکے بغیر نہ علماء کا ایمان کامل ہوتا ہے اور نہ فقراء الحادو زندقہ کی زد سے محفوظ رہ سکتے ہیں جو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کے حقائق کا عالم وعامل ہو وہی دین ونعمت کا جامع انسان کامل، عالم باللہ، وارث رسول، صدیق وفقیر ولی اللہ، مقیم فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ہے۔ ایمان علم ہے اور عمل اسلام ہے شہود حق احسان ہے۔ باقی والسلام۔

اجرائی مکاشفات کا تذکرہ ضروری تھا لیکن پھر کبھی اِنشاءاللہ تعالیٰ۔ بچوں کو دعا، ہمشیرہ صاحبہ کو سلام، اللہ تعالیٰ ان کو سراپا نور کر دیں۔ آمین ثم آمین۔

والسلام

محمد حسین

یکلخت بھلادوں میں دل سے دنیائے دنی کے رنج والم
قسمت سے مجھے مل جائیں اگر آقا کی زمین کے شام وسحر

سرکار کا روضہ رشک ارم انوار سے ہے لبریز حرم
ہر کوچہ گلوں سے مہکا ہے خوشبو میں بسا ہر راہ گذر

دولت کا وہاں پر زور نہیں اور شر کا وہاں پر شور نہیں
دنیا کے ہر ہر گوشے سے آتے ہیں وہاں منظور نظر

از...... "نعت محمد رسول اللہ ﷺ" ...... نعمہائے نورانی

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم